یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ -

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR,

للہ الحمد

اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلم داشتن

جلد ۳ نمبر ۹

امرتسر - ۹ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۶ عیسوی یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

۱ - دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

۲ - مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیاوی خدمات کرنا +

۳ - گورنمنٹ اور مسلمانوں میں تعلقات کی گہرا رشتہ کرنا

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۲ روپے
چھ ماہ کیلئے	۱ روپیہ ۸ آنے
ممالک غیر کیلئے	۳ روپے

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے - نمونہ بھی پرچہ - بیرنگ خطوط وغیرہ واپس +
نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی +
اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے +

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے

کرشن قادیانی کو الہام کیسے ہوتے ہیں؟

بے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا -
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا -

آجتک ہندو مسلمان سرگردان تھے کہ یا اللہ! یہ کیا ماجرا ہے کہ مرزا صاحب کرشن قادیانی حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتا ہے حالانکہ انکی کیفیت یہ ہے کہ اگر دن کی خبر دیں تو رات ہو جاتی ہے اور اگر رات کی کہیں تو دن ہو جاتا ہے - کالے کو بغرض صحت دم کرتے ہیں تو اندھا کر دیتے ہیں - غرض آپکے الہامات کی کیفیت سب کو معلوم ہے بطور نمونہ چند ایک ہم بھی بتلاتے ہیں: - نمبر اول عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مر جائیگا - (وہ زندہ رہا) پنڈت لیکھرام خرق عادت عذاب آئیگا - حالانکہ کوئی خرق عادت عذاب نہ آیا) محمدی بیگم

(جو رشتہ میں آپ کی بھانجی ہے) آپکے نکاح میں آئیگی (مدت گذر گئی مگر وہ بیوہ اپنے خاوند کے پاس ہے) قادیان طاعون سے محفوظ رہیگی (مگر وہاں ایسی طاعون آئی کہ الاماں! مہاراج کا سکول بھی کثرت طاعون سے بند رہا) تیرے مریدوں کو طاعون نہ ہوگا (آخر ہوا یہاں تک کہ ایڈیٹر البدر ایسی طاعون کا شکار ہوگیا) مولوی ثناء اللہ قادیان میں الہامات کی تحقیق کے لئے نہیں آئیگا (مگر بلائے بے درمان کی طرح جا پہونچا اور آپ حرم سرا میں چھپ گئے) غرض کہاں تک گنوائے جائیں۔ رسالہ **الہامات مرزا** میں پوری کیفیت آپ کے الہاموں کی مل سکتی ہے۔

ہاں بڑی مشکل تو یہ باقی رہتی تھی کہ جو عموماً جہلا کے دلوں میں کھٹکتی تھی کہ مرزا صاحب تو قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتے ہیں۔ خواب آتے ہیں۔ پس اگر وہ الہام انکے جھوٹے ہیں تو وہ ایسی سخت قسمیں کیوں کھاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ قادیانی اخبار الحکم ۱۰ دسمبر سے یہ عقدہ حل ہوگیا۔ ہم ناظرین کی مزید اطلاع کے لئے الحکم کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں پھر اسپر اپنا مناسب ریمارک کرینگے۔

"۲ دسمبر ۱۹۰۵ء مرزا صاحب نے رؤیا دیکھی کہ ایک لیلار یا ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین

ترجمہ۔ اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھا۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آجکل روپیہ کی ضرورت ہے لنگر میں بھی خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اسواسطے جماعت کو چاہیے کہ اس حکم پر توجہ کریں فرمایا۔ مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کیواسطے ذبح کیجاتی ہے اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کیواسطے انڈا دیتی ہے۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے۔ اور سردی زدہ ہے اس کیواسطے ہم کیا کریں۔ سوچکر انہیں یہ صلاح قرار پائی۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ تو کافی ہے اسکے واسطے کیا دعوت طیار کیجائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ انکے گوشت کا کباب انکے مہمان کیواسطے رات کا کھانا ہو جاوے۔ اسطرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔ سو ہماری جماعت کے مؤمنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز کو سنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو جیسا کچھ خیال یا ضرورت درپیش ہو۔ اسکے متعلق جو تجویز آپکو سوجھتی ہے۔ اسکا نام آپکی اصطلاح میں الہام ہے۔ جسمیں ہمیں کیا کسی کو بھی کلام نہ ہوگا۔ کیونکہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح جب مضمون واضح ہو جائے تو اصطلاح میں اعتراض نہیں ہوا کرتا۔ پس آپکے الہامات کی بنا آپ کے خیالات پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں آپکو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی امام خود کی صحت کا خیال تھا تو صحت کے الہام اور خواب آتے رہے لیکن جب اسکی حالت ردی اور قریب المرگ ہوگئی تو مشتبہ خواب آنے لگے۔ آخر نتیجہ وہی ہوا جو مشیت ایزدی میں تھا۔ مگر آپ دونوں حالتوں میں سچے۔

جسطرح کلام کے **صدق - کذب** کی تعریف میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ کلام وہ سچا ہے جو متکلم کے خیال اور اعتقاد کے مطابق ہو اور جھوٹا وہ ہے جو متکلم کے اعتقاد کے خلاف ہو۔ پس انکے نزدیک اگر کوئی مشرک اعتقاد رکھکر لا الٰہ الا اللہ کہیگا تو وہ بھی جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ اسکا اعتقاد اس کے خلاف ہے اور اگر کوئی تثلیث کا اعتقاد رکھکر عیسیٰ ابن اللہ کہیگا تو سچا ہے کیونکہ اسکا اعتقاد وہی ہے۔ گو نجات کا مستحق نہ ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح آج ظاہر ہوا کہ الہام کی تعریف میں مرزا جی کا اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپکے نزدیک الہام کی تعریف

---

(۱) قادیان میں ایسی چرچا رہتی ہوگی۔ مگر افسوس کہ آپ خود تو ایسے نہیں۔ خاکسار حسب دعوت آپکے قادیان پہونچا۔ مگر مہاراج ایسے روٹھے کہ بھوجن تو کیا درشن بھی نہ دئے۔

(اہلحدیث)

ہیں یا مرزا جی کا اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپ کے نزدیک الہام کی تعریف یہ ہے کہ کسی ضرورت کے مطابق کوئی تدبیر سوجھ جائے خواہ وہ انجام کار کارآمد ہو یا نہ ہو۔ پس اس اصول کو مد نظر رکھکر آپ کے جملہ الہام سچے ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور ہم آسمانی منکوحہ کو پیش کرتے ہیں جسپر مرزا جی کے معاند بہت کچھ دانت پیسا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ جسوقت آپکی نظر اس باعفت پری پیکر پر پڑی تو آپکے دل میں بقول ؎

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی
بازار خویش و آتش ما تیز مے کنی۔

جوش پیدا ہوا تو آپکو سوجھی کہ اسکے والد کو لکھا جائے کہ اگر تونے اس لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ کردیا تو تمہاری خانہ ویرانی ہوگی۔ یہ ہوگا۔ وہ ہوگا۔ انسان ضعیف البنیان ضرور ہے عموماً ڈرتا ہے فوراً قابو آجائینگے اور کام بنجائیگا۔ چونکہ آپ کا الہام ان خیالات کے بالکل مطابق ہے۔ اسلئے یہ الہام سچ ہیں ؎

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند
ہرکس بہ شوخیٔ خویش حدیثے دارد۔

زمانہ بر سر جنگ است یا علی[1] مددے

آجتک قادیاں کو دارالامان سنتے سنتے تھک گئے اور ہمارے کان بھی سن ہوگئے مگر یہ نہ معلوم ہؤا کہ قادیاں کن معنے سے دارالامان ہے۔ پہلے تو ہم سنتے رہے کہ یہاں طاعون نہیں آئیگا ان معنے سے دارالامان ہے پھر جب یہاں بھی طاعون آیا ایسا کہ الامان یہانتک کہ مرزا جی کے مریدوں کو بھی تڑپ کر گیا۔

تو ہم نے سمجھا کہ شاید ان معنی سے قادیاں دارالامان ہے کہ جیسے دوسرے مقامات پر مرزائیوں کو مار پیٹ سے آؤ بھگت ہوتی ہے قادیاں میں نہ ہوتی ہوگی اسلئے انکے حق میں دارالامان ہے مگر افسوس کہ الحکم ۱۴ دسمبر کے دیکھنے سے معلوم ہؤا کہ یہ خیال بھی صحیح نہیں بلکہ بقول ؎

ہر کجا رسیدیم آسماں پیدا است

مرزائیوں کے حق میں ہر ایک جگہ ہی پٹنا ہی مقدر ہے۔

الحکم لکھتا ہے:-

قادیاں میں سکھا شاہی۔

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھاکر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہیں۔ میں آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھتا رہتا ہوں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھتا ہوں اور یہ حالات اب نہایت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ قادیاں کے سکھوں کی جماعت نے بار ہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہوگئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کئی ان کی ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کسیوں کے خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی وہ حملہ کر کے چھین لے جاتے ہیں اور ہم خاموشی کے ساتھ انکی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہیں لیکن اب صبر کی حد ہو چکی زیادہ انتظار کرنے کی ہم میں طاقت نہیں رہی اس لئے ہم بتواتر انکے مظالم مقامی اور ذمہ وار حکام کو سنائیں گے اپنے درد کی دوا انہیں سے چاہیں گے۔

تازہ واقعہ ۱۴ دسمبر کی صبح کا ہے کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوا کر کے آپڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا وہ کسی طرح بچکر قبضہ سے نکل بھاگا اور بھاگ کر کسی مکان میں گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اسکے گھر کے دروازے پر پہنچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی اور سخت گالیاں دیتے تھے۔ کوئی اندر اینٹ پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ سخت تشویش پیدا ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور ذیلدار قادیاں کو اطلاع دیگئی۔ وہ سنتے ہی موقع واردات پر پہنچے اور انہوں نے آکر نہایت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا۔ لیکن یہ لوگ بڑے جوش میں تھے۔ ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے اور کہتے تھے کہ بس مار دو اور خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی جسپر منشی سندھی خانصاحب ہیڈ کانسٹیبل تفتیش کیلئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے اور انہوں نے نہایت خوش روی کے ساتھ جیسا کہ انکی عادت ہے موقعہ واردات کو دیکھا اور سب کچھ

---

[1] علی اللہ کا نام بھی ہے اور یہاں وہی مراد ہے۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

بیانات لئے۔ اور ۱۲ کس ملزم قرار دیکر ۱۹ تاریخ مقدمہ چالان کرنے کیواسطے مقرر کی۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں جنکی بابت غالباً بعض گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدلل سمجھا جائیگا کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جسکے متعلق مقامی مقتدر حکام یقیناً بے خبر نہیں ہونگے۔ قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملہ کر چکے ہیں۔ ایسی سلطنت یعنی سرکار انگریزی کے راج میں سخت افسوس ہے (اور کادیان کا خطاب دارالامان اسوقت کس طرح قادیان کیلئے چھوڑا! اہلحدیث) اور اگر اسکا تدارک نہ کیا گیا تو ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے اور اس امر میں اڈیٹر الحکم کو معقول وجہ ہے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا رہا ہے خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے جسکے لئے میں انتظام ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ کو خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہیں اور انکی تہ میں جو امر ہے اسکا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاویگا۔" اڈیٹر الحکم

واقعی ہمیں بھی آپکے پٹنے سے دو رنج ہیں ایک تو آپ لوگوں کے پٹنے کا یہ تو ظاہر۔ دوسرا سخت رنج یہ ہے کہ قادیان کے **دارالامان** ہونے کے اب ہم کیا معنے سمجھیں؟ براے مہربانی قادیانی اڈیٹران ہمارے اس عقدے کو حل کردیں تو ہم انکے مشکور ہونگے۔ ورنہ کہا جائیگا ؎

بیا اے چشم روشن تا جہاد قادیاں بینی	دبا بینی بلا بینی غرض دار الزیاں بینی
پئے قطع نسل و یک امام بھنگیاں بینی	مسیح ابن مریم بچۂ چنگیز خاں بینی۔

عجیب وغریب نو ایجاد قفل

اس قسم کا قفل ابھی تک ہندوستان و دیگر ممالک میں بھی ایجاد نہیں ہوا اس میں یہ خوبی ہے کہ خزانہ کے صندوق میں اسکو لگا کر کنجی بھی قفل کے اندر چھوڑ دو تو کچھ حرج نہیں۔ لہذا جملہ قسم کے کاریگروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو شخص اس قفل کو بغیر کنجی یا دوسری کنجی سے آدھ گھنٹہ کی مہلت میں کھول دے تو پانچسو روپیہ انعام ہیں اور جو صاحب یہ قفل خریدنا چاہیں بعوض مبلغ پانچسو روپیہ خرید سکتے ہیں۔

المشتہر مستری قادر بخش انجینیئر ہیڈ وائیر کمپنی لمیٹڈ کوڑیال دہلی

میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حکیم نورالدین صاحب کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونیکا حال

جب مجھے حسب فرمودہ حکیم صاحب خود مطالعہ کتب کرنا پڑا۔ تو چونکہ مرزائیوں کے پاس رہنے میں میرا بہت سا وقت کشمکش میں ضائع ہو جاتا جس سے مجھے بڑی نفرت تھی۔ لہذا بوجوہ آخری انجام کار میں آنسے الگ ہو کر اول محمد علیشاہ کے مکان پر اور پھر وہاں سے منشی محمد اعظم صاحب کے مکان پر جا رہا چونکہ میرا روٹی کا کوئی پختہ انتظام باوجود حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنے کے بھی نہیں ہوا تھا فقط باورچی بورڈنگ نے خود میرا آٹا تنور میں لگا دینا منظور کیا تھا اور یہ انتظام بے قاعدہ تھا لہذا مجھے یقین تھا کہ عارضی ہونے کی وجہ سے آخر کار نہ رہیگا۔ اندریں صورت قادیاں سے جلد چلا جانا پڑیگا۔ لہذا میں نے اکیلے رہکر نصاب مقررہ حکیم صاحب کی ابتدائی چار کتابوں کو پڑھنے اور پھر جلد ذہن نشین کرلینے کی ٹھانی۔ تاکہ چلے جانے کی نوبت آنے سے پہلے ان چار کتابوں کو خریدنے کی ضرورت نہ پڑے لہذا میں نے حکیم صاحب کے پاس زیادہ از پندرہ روز تک آنا بند کر دیا۔ کیونکہ جب انکے پیچھے نماز تک پڑھنا ناجائز سمجھ چکا تھا۔ لہذا انکے پاس جاکر وقت ضائع کرنا بے سود سمجھا۔ غرض کہ کچھ عرصہ میں میں نے چاروں رسائل مذکور ختم کرلئے اور انکو دوہرا کر ختم کرنے سے کچھ تھوڑا سا حصہ باقی تھا کہ میری روٹی کا بورڈنگ میں پکنا بند ہو گیا اور مجھ پر بدظنی ہوئی کہ یہ شخص مرزا صاحب کے قتل کے لئے یہاں مقیم ہے۔ پھر جب دن میرا حکیم صاحب سے تکرار ہوا تو اثنا گفتگو میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ بھی باوجود نیک ظنی کی تعلیم دینے کے میری نسبت اس بدظنی سے محفوظ نہیں رہ سکے ہیں۔ آپ نے باثنائے گفتگو میرے اس کہنے پر کہ میں صرف تعلیم عربی اور پرائیویٹ تعلیم انگریزی کے لئے قادیان میں آیا تھا۔ جوش میں آکر فرمایا کہ ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ تم یہاں دینی یا دنیاوی تعلیم کے لئے مقیم ہوئے ہو اور کہ ہم تو نہیں جانتے کہ تم یہاں کیوں مقیم ہو"

استغفر اللہ! نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہو کر آپ کا فرض تھا کہ مجھ پر اسقدر بدظنی نہ کرتے۔ خصوصاً جبکہ میں انکے ہی کہنے اور انہی کے وعدے پر عربی پڑھنے کے لئے واپس قادیان میں آیا تھا۔ اور پھر آپ نے آخیر پر کہہ بھی دیا تھا کہ میں نے ابتدائی چار حصے اس نصاب تعلیم سے جو آپ نے لکھ دئے تھے۔ بپابندی ہدایات جناب اکیلے رہکر اور خود تعلیم کرکے دوہرا لئے ہیں اور کہ یہ ضروری کام تھا لہذا مجھے

ahmadimuslim.de

الاوّل فالاوّل اسی پر خصوصاً متوجہ رہا ہوں اور آپکے پاس اس عرصہ میں نہیں آیا ہوں - تو پھر آپ کو جوش میں آکر میری نسبت یہ کہنے کا کیا حق تھا کہ ہم تو نہیں جانتے کہ تم یہاں کیوں ٹھیرے ہوئے ہو اس سے آپنے مجھ پر صاف طور سے وہی شک کیا جو چند اور مرزائیوں نے اڑا دیا تھا - کہ میں قادیان میں قتل کرنیکے لئے ہی مقیم تھا - جب سے مجھے طبعاً جوش آگیا اور اُسے جو کچھ بالمقابل سنایا وہ آپ سے اور آپکی اُسوقت کے جلیس مصاحبین کو خوب معلوم ہے جوش اس لئے آیا کہ مجھ پر ایسی بدظنی کیگئی حالانکہ یہ شخص درس میں پکارتا رہتا ہے کہ بدظنی سے بچو کہ یہ بہت بری ہے - شائد اس سے آپ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ دنیا مرزا صاحب کے رطب و یابس کو بے چون وچرا لے اور کہ اس سے زیادہ کسی اور بدظنی سے بچنے کی ضرورت نہیں ہو - گویا مرزا صاحب کے دعووں کو تسلیم نہ کرنے ہی کو بدظنی سے تعبیر کیا جاتا ہے - لیکن یہ آپ کو یاد رہے کہ اگر کسی شخص کو دیکھا جائے کہ وہ ایک دوسرے شخص کو گالیاں نکالتا چلا جا رہا ہے - تو جو شخص اُسکی نسبت یہ کہدے کہ یہ شخص اُس دوسرے شخص سے کدورت رکھتا ہے اُسکی یہ بدظنی نہیں ہوگی کیونکہ اسباب و علامات دیکھکر جو شخص با قاعدہ طور سے نتیجہ نکالے وہ ظن نہیں ہے اور مرزا صاحب کے نہ ماننے والے علماء اسی معیار کے بموجب مرزا صاحب کی تردید کرنے میں ہرگز بدظن نہیں کہلائے جا سکتے -

غرض کہ یہ تو حکیم صاحب کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونے کا حال ہے اور ظن بھی وہ جسکی نسبت قرآن شریف میں آیا ہے کہ :-

اجتنبوا کثیرا من الظن الخ

اس شخص کا کچھ اور خاکہ جس کا کوئی خاص نام مرزائیوں کے چند احسانات کیوجہ سے میں نہیں رکھ سکتا -

(۱) قادیان میں ایک لڑکا سا مسمی بہ مہدی گجراتی (کوزہ پشت) میرا بھی وہ واقف ہو گیا تھا - ایک دن میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا کچھ پڑھتے بھی رہتے ہو! کہنے لگا ہاں کچھ تھوڑا پڑھتا ہوں اور کہ میں پہلے کچھ نہیں پڑھتا تھا حکیم صاحب نے مجھے کہا تھا کہ بعض آدمی پڑھتے ہیں اور پڑھکر بعض فلاں طرز کے بنتے ہیں اور بعض فلاں طرز کے اور بعض صرف آشنا ہو جاتے ہیں کہ فقط گھر کو کفایت کرتے ہیں - تم اتنا تو پڑھ لو کہ گھر کے لئے کافی ہو جاؤ - اور یہ بھی کہا کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ بھی ہے (اسوقت مجھے وہ رشتہ یاد نہیں) - یہ تو مہدی مذکور کا اپنا بیان ہے - اب غالباً اپریل کا مہینہ تھا کہ ایک دن جبکہ میں حکیم صاحب کے پاس باغ میں بیٹھا تھا ایک ہندوستانی قدرت اللہ نام " یہ مہدی مذکور جھگڑتے ہوئے حکیم صاحب کے پاس آئے جھگڑا کچھ اس قسم کا تھا کہ مہدی مذکور نے قدرت اللہ کو حکیم صاحب کے ذخیرہ سے کوئی ایسی دوائی جو کہ فی الحقیقت اُسے مضر تھی اور اُسکی مطلب دوائی کہتی - اُسے موافق بتلا کر دیدی تھی - جو اُسے انجام کار معلوم ہو گئی - حکیم صاحب کے پاس لے آنے پر جہانتک مجھے یاد ہے قدرت اللہ نے اس خلاصہ کی تقریر کی کہ اس نے مجھے فلاں دوائی دیدی اور میں نے یہ سمجھکر کہ آپکے مطب میں آنے جانے والا ہے اسپر اعتبار کرلیا - پر حکیم صاحب جو قدرت اللہ کے خلاف ظاہر کرتے ہوئے نظر آتے تھے - ناراضگی سے مہدی کیطرف اشارہ کرکے بولے کہ میں تو اس شخص کو جانتا تک نہیں ہوں کہ یہ کون ہے - اور نہ کبھی یہ شخص میرے پاس آیا ہے -

میں حکیم صاحب کی یہ تقریر سنکر حیران رہ گیا - مہدی مذکور مرزائی - اور قادیان کا رہنے والا حکیم صاحب کے درس میں تو کم از کم سدا جانے والا - اُنکے رشتے میں سے مرزائیوں میں بالکل ممتاز اور متمیز جیسے آنکھ پڑتے ہی جسکے دریے ہو جائے مرزائیوں میں بستے والا - اور بچا اچھا پرندہ - اور پھر اُنھیں خون کیطرح گھسا ہوا اُدھر نور الدین جیسا چوکنا آدمی جسکا ایک رسالہ اشاعۃ القرآن جو اُنکے پاس رکھا ہوا تھا - اُنکی بے توجہی میں میں نے اٹھا کر دیکھا اور معلوم کرکے کہ وہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا شائع کردہ ہے اُسکے پڑھنے کا شائق ہو کر آپ سے اجازت چاہنے پر آپنے یہ جتلانے پر کہ آپ کا فلاں رسالہ دیکھنے کو میں نے لیا ہے - آپ نے فرمایا کہ دیکھو میں ہوشیار آدمی ہوں - اگرچہ بظاہر میری توجہ نہ تھی - تو بھی میں خبردار رہتا ہوں - پھر کس طرح ممکن ہے کہ یہ حکیم صاحب اُس مہدی کو جانتے تک نہ ہوں - اب پھر مہدی کے مذکورہ بیان کے موازنہ سے کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ ہے اور کہ ابتداً آپ نے مجھے اس طرح تعلیم پانے کی تاکید کی - حکیم صاحب کے مذکورہ بالا قول پر تعجب آنا ایک قدرتی امر تھا - اندریں صورت ناظرین حکیم صاحب کے طرز مقال پر غور کرکے خود نتیجہ نکال لیں - باقی دارد -

کارخانہ عطر فرحت افزا و نسیم

اگر آپکو عمدہ تیل و عطر کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور و معروف کارخانہ ...

افزائے نسیم کو منگوا لیجئے - روح خوش ہو جاویگی مفصل فہرست منگوا لیجئے ...

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

آریہ مسافر سے دو دو باتیں

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء)

آریہ:- اس کو کوئی توڑ پھوڑ یا نیست نابود نہیں کر سکتا - یہ غیر مرکب اور غیر مخلوق ہونے کے باعث ان حوادث کے دائرہ اثر سے باہر ہے -

مسلمان:- توڑنے پھوڑنے کا اثر جس جاندار پر واقع ہوتا ہے وہ دکھ محسوس کرتا ہے - جسم حیوان میں دکھ کون اٹھاتا ہے روح یا مادہ - روح ذی شعور ہے وہی اٹھاتا ہوگا - کیونکہ مادہ مدرک نہیں جسکو آپ جڑھ بتاتے ہیں - پھر آپ لکھتے ہیں - غیر مرکب اور غیر مخلوق - کیا خدا اور مادہ ایسا نہیں - یہ تعریف بھی بموجب قاعدہ بالا کے ردی ہے - مادے کو کس طرح مرکب بتائینگے - جبکہ وہ مائیس کراس کوپ (خوردبین) سے بھی دیکھا نہیں جاتا تو حکم مرکب کیونکر لگا سکتے ہو - فلاسفر یورپ بھی اس امر کے قائل ہیں کہ مادہ کسی نہ کسی جسم میں ہم پر ظاہر ہوتا ہے -

آریہ:- اگر ایسا نہ مانا جائے تو دہرم کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی -

مسلمان:- دہرم کی بنیاد کے قیام کے لئے لوگوں کو دہینگا دہینگی منواتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ وید سب معقولات سے پر ہیں - معقول کسی جانور کا نام ہے یا منطق کا - منطق کے رو سے تحریر بالا قبولیت کے قابل نہیں - والسلام

مرقومہ - ایم معراج الدین چوک کندا - ڈاب کلسیاں - شہر امرتسر -

دیانندیونکی ناکامی

سچوں کا بول بالا جھوٹوں کا منہ کالا - ہم دیکھتے ہیں کہ دیانندی لوگ اپنے دہرم کے پھیلانے میں بے طرح سرگرم ہیں جس طرح بھی ہو دم جھانسہ دیکر سادہ لوحوں کو پھانس لیتے ہیں اور جس وقت انکو تعلیم وید کے دہرم شروع کراتے ہیں تو جو وحدہٗ لاشریک اور اکیلے معبود برحق سے محبت رکھتے ہیں وہ انکے الفاظ کے معنے کو بغور سوچکر اس منزل تک جلدی پہونچ جاتے ہیں کہ واقعی ویدک دہرم میں کچھ قرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا - اور فوراً وہ دیانندی مت سے تائب اور دست بردار ہوکر اسلام کی قبولیت کا شرف حاصل کرتے ہیں - مگر جو صرف عیش پرستی اور شہوت رانی کی غرض سے دیانندی گروہ میں شامل ہوتے ہیں - انکو بھر کیا جاتا ہے - پچھڑی اور دودھ

پھر کیا تھا نام کے برہمچاری اور شریان وہیا تا جی مشہور ہوئے اور خوب عیش اوڑانے لگے - مگر فی زمانہ جو اسلام سے گیا بھی تو اپنی مطلب براری کرکے پھر محمدی جھنڈے کے تلے آگیا - اور رحمت حق نے اسے قبول کیا - ایسے موقعہ پر از حد شرمساری آریوں کو اٹھانی پڑتی ہے - بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک گیا اور واپسی کے وقت اور ایک آدھ کو ہمراہ لایا -

آریوں اور انکے گورو نے اسلام پر قلم تو اٹھایا مگر محض بے سود لکھ لینے کو دینے پڑگئے اور ناکامیاب ہوئے ایسے کہ رہی سہی گھر کی پونجی کے ضائع ہونیکے خطرہ میں پڑگئے - اگر اسلام کے سوا اور قوموں پر دیانندجی ہاتھ اٹھاتے تو جب آریہ دہرم کو کامیابی کا حاصل ہو ایک امر ممکن تہا - اسلام سے جو الجھتے ہیں اپنا ہی نقصان کرتے ہیں اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے -

اہل اسلام سے عیسائی نہ جیتینگے کبھی — پادری ہم سے الجھتے ہیں نہ کر بوالعجبی
نشری آپکی امت میں ہیں لاکھوں ہی ابی — مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدائت چہ عجب خوش لقبی
ایکطرف آریہ بہکاتے ہیں دیکر لکچر — ایکطرف پادری پھیلاتے ہیں کچھ کہکر مکر
ایکطرف باہمی جھگڑوں سے ہوئی حالت ابتر — چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
یا قرشی لقبی ہاشمی و مطلبی +

راقمہ خادم اہل اسلام محمد عبداللہ واعظ اسلام رد نصاریٰ و آریہ اظہار الحق
ریاست کوٹہ - راجپوتانہ

تعلیمیافتہ مسلمانوں کیلئے معقول سبیل معاش

یہ دریافت کرنا کمال مسرت کا موجب ہے کہ علاقہ شمالی نائجیریا واقعہ مغربی افریقہ کی گورنمنٹ نے ایک خاص یورپین ایجنٹ کو صرف اس غرض سے ہندوستان بھیجا ہے کہ وہ گورنمنٹ مذکور کے لئے متعدد پنجابی مسلمان کلرک ملازم رکھکر اپنے ساتھ لیجائیں - تمام لائق - تندرست و جفاکش مسلمان اس امر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں - بشرطیکہ وہ نائجیریا میں کم از کم تین سال مقیم رہنے کا اگریمنٹ لکھنے کو تیار رہیں - بجو درخواست کہ دفتر ہذا کو دیکھی ہے اس میں کسی امتحان یا کارکردگی کے سرٹیفکیٹ کی قید نہیں - مگر قرینہ سے پایا جاتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لئے جائیں گے - اور تجربہ کاروں کو نو آموزوں پر ترجیح دیجائیگی - کیونکہ تنخواہ

ahmadimuslim.de

بہت معقول دو سو سے تین سو روپیہ ماہوار تک ہے۔ کرایہ دونوں طرف کا راشن سمیت ملیگا۔ اور تین ماہ کی تنخواہ پیشگی بھی دیجائیگی۔ جو صاحب بالفعل سرکاری ملازم ہوں وہ اپنی خدمات ایجنٹ صاحب کے ذریعہ سے نائجیریا میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔ اور درخواستیں معہ نقول اسناد اس پتہ پر بہت جلد روانہ فرمادینگے

Mr. P. Carrigan
Transport Office
Northern Nigeria
S.V.T. Corps Bungalow
Umballa Cantt.

مسئلہ سنت الفجر

{ از جناب حافظ محمد حسن صاحب خلف
مولوی سراج الدین صاحب مرحوم }

واضح ہو کہ ایک مضمون بعنوان مسئلہ سنت الفجر مرقومہ حافظ احمد علی صاحب بٹالوی مندرجہ رسالہ الہدی (لاہور) نمبر ۹ بابت ماہ رجب المرجب میری نظر سے گذرا۔ اس مضمون میں حافظ صاحب نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ راجح اور اقویٰ مذہب یہی ہے کہ گو فجر کی جماعت کے ہوتے ہوتے اسی مسجد میں سنتیں پڑھ لی گو آواز قرءت آتی ہو۔ بشرطیکہ وہ جان لے کہ ایک رکعت جماعت کی پا لونگا اور اگر جماعت کے فوت ہونیکا اندیشہ ہے تو فرضوں میں شامل ہو جائے اور سنتیں بعد از طلوع شمس پڑھے اور قبل از طلوع ادا نہ کریگا چونکہ یہ فیصلہ احادیث صحیحہ سے برخلاف ہے مجھے اسکے ماننے میں تامل ہے اور حافظ صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں۔ میں اپنے مضمون میں احادیث صحیحہ سے اس مسئلہ کی تحقیق کرونگا۔ اور ثابت کرونگا کہ جماعت فرض کے ہوتے ہوتے کوئی نماز نوافل ہو یا سنن ہرگز درست نہیں ہوتی۔ حافظ صاحب سے بھی امید قوی ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو بسر و چشم قبول فرمادینگے۔

اس مضمون کے دو پہلو ہونگے۔ شق اول تو یہ ہوگی کہ آیا نماز فرض کے ہوتے ہوئے اور کوئی نماز نوافل ہوں یا سنن ادا ہوتی ہے یا نہیں۔ شق ثانی یہ کہ آیا صبح کی نماز فرض کے بعد فرضوں کے متصل ہی سنت الفجر جائز ہے یا نہیں۔ میں شق اول کی بابت کہتا ہوں کہ حافظ صاحب نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔ راجح اور قوی مذہب یہی ہے کہ فرض کے ہوتے ہوتے کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔ اور احادیث بھی اسی کی مؤید ہیں۔

صحیح ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ دارمی وغیرہ میں ہے قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ۔ جب اقامت ہو جائے تو کوئی نماز سوائے ان فرائض کے نہیں ہوتی۔ یہ حدیث کھلم کھلا پکار رہی ہے کہ جب نماز فرض کی اقامت ہو جائے تو کوئی نماز سوائے فرائض کے نفل ہو یا سنت نہیں ہوتی۔ اور یہ حدیث اپنے معنے میں ایسی صاف اور واضح ہے کہ محتاج تشریح کی نہیں اور اس سے یہی معنے متبادر الی الذہن ہوتے ہیں۔ حافظ صاحب نے اپنے مضمون میں اس حدیث کو صحیح مانا ہے اور اسکی صحت میں کلام نہیں کیا لیکن یہ کہدیا کہ گو حدیث صحیح ہے مگر عام نہیں۔ کیونکہ فجر کی سنتوں کی خاص تاکید آئی ہے۔ اور اس کے بعد سنتوں کی تاکید میں دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی سنتوں کو نہ چھوڑو گو تم کو لشکر منع کرے اور یہ سنتیں دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ اور اس کے بعد یہ لکھتے ہیں کہ دونوں فضیلتوں کا حاصل کرنا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ سنتیں پڑھکر جماعت سے ملجاوے۔ میں مودبانہ حافظ صاحب ہی سے استفسار کرتا ہوں کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ عام نہیں اور سنت الفجر اس سے مستثنیٰ ہیں آپ نے اپنے دعوے کی کوئی دلیل پیش نہیں کی اور دعویٰ بلا دلیل قابل سماعت نہیں۔ جب شارع علیہ السلام نے کھلے بندوں پکار کر کہدیا کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ تو پھر آپ کو کیا وقت پیش آئی کہ آپ خواہ مخواہ اسمیں تاویلات رکیکہ سے کام لیتے ہیں۔ مانا کہ فجر کی سنتوں کی تاکید شدید آئی ہے لیکن یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے بھی مسجد میں سنتیں پڑھ لے۔ اسکے لئے تو جدا اور مضبوط دلیل درکار ہے جو آپ نے پیش نہیں کی اور جو دلیل آپ نے پیش کی ہے وہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے اور اسکا ضعف انشاء اللّٰہ تعالیٰ آئندہ معلوم ہوتا ہے۔ تاکید سے تو صرف اتنی بات کا ثبوت کہ پہنچتا ہے۔ کہ ان

ahmadimuslim.de

سنتوں کو چھوڑنا نہ چاہیئے - ہم بھی تو ترک نہیں کرتے - بلکہ موافق حدیث نبوی بطریق احسن ادا کرتے ہیں - سنتوں کی تاکید تو مسلم ہے لیکن انکا رتبہ کسی حالت میں فرضوں سے نہیں بڑھ سکتا - آپ کا یہ لکھنا کہ فضیلت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ سنتیں پڑھکر جماعت میں شامل ہو جاوے محض دعوٰی بلا دلیل ہے جو قابل التفات نہیں آپ کے دعوٰی کا اثبات تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے - کہ آپ ایسی صحیح حدیث پیش کریں جسمیں حکم ہو - کہ فرضوں کی جماعت کے ہوتے ہوئے بھی سنتیں پڑھ لینی جائز ہیں - ودونہ خرط القتاد -

محدثین رحمہم اللہ تو جہاں کہیں یہ حدیث لاتے ہیں اسکو عام ہی ٹھیراتے ہیں - امام مسلمین حافظ خطابی معالم السنن شرح سنن ابوداؤد میں اس حدیث کے نیچے تحریر فرماتے ہیں قلت فی ھذا بیان انہ ممنوع من رکعتی الفجر ومن غیرھا الا المکتوبۃ میں کہتا ہوں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو خواہ فجر کی سنتیں ہوں یا کوئی اور نماز سوائے ان فرائض کے سب ممنوع ہیں - وقال النووی فی شرح مسلم فیھا النھی الصریح عن افتتاح نافلۃ بعد اقامۃ الصلوٰۃ سواء کانت راتبۃ کسنۃ الصبح والظھر او غیرھما امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اقامت ہو جانے کے بعد نماز نوافل پڑھنے کی صریح نہی وارد ہے خواہ وہ سنتیں مؤکدہ ہوں جیسے صبح ظہر کی یا کوئی اور - حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں فیہ منع التنفل بعد الشروع فی اقامۃ الصلوٰۃ سواء کانت راتبۃ ام لا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اقامت ہو جانے کے بعد نوافل خواہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ پڑھنے منع ہیں -

بہت سی صحیح حدیثیں ایسی ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زجر اور توبیخ فرمائی - اور اس امر کو سخت مکروہ سمجھا جس سے اظہر من الشمس ہے - کہ جماعت کے ہوتے وقت سنتیں ادا نہیں کرنی چاہئیں - اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی رکعتی الفجر اذن المؤذن یقیم فغمز النبی منکبہ وقال الا کان ھذا قبل ھذا - قال العراقی اسنادہ جید یعنی طبرانی نے کبیر میں ابو موسی الاشعری سے روایت کی ہے کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا فجر کی دو سنتیں پڑھتے دیکھا تو آپنے اُس شخص کے دونوں کندھے پکڑے اور فرمایا کہ خبردار ہو کہ اس نماز کا وقت اس سے پہلے تھا - یعنی سنت پڑھنے کا وقت جماعت کے قائم ہونے سے پہلے ہوتا ہے اور جب جماعت کھڑی ہو جاوے تو جماعت کے ساتھ نماز فرض پڑھنا چاہیئے -

واخرج مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ واللفظ لمسلم عن عاصم الاحول عن عبداللہ بن سرجس قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یافلان بای الصلوٰتین اعتددت الصلوٰتک وحدک ام بصلوٰتک معنا - صحیح مسلم - ابوداؤد - نسائی ابن ماجہ ابن عاصم احول نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت فجر کی نماز میں تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے مسجد کی ایک جانب دو رکعت پڑھیں - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں شامل ہوا جب رسول اکرم نے سلام پھیرا تو آپنے اُس شخص کو فرمایا کہ اے فلاں ان دونوں نمازوں میں سے تو نے کونسی نماز کو نماز میں شمار کیا ہے - جو تو نے تنہا نہیں پڑھی تھی اسکو نماز ٹھیرایا یا اسکو جو ہمارے ساتھ پڑھی ؟ یعنی آپ نے اسکو طنز اور زجر سے فرمایا کہ بعد ہو جانے تکبیر کے تو وقت فرض نماز ہی کا ہوتا ہے - سنتوں کا وقت تو اس سے پہلے تھا - اب جو تو نے اقامت ہو چکنے کے بعد ایک اکیلے نماز پڑھی اور ایک جماعت کے ساتھ پڑھی - ان دونوں میں سے کونسی نماز کو فرض ٹھیرایا - امام نووی شرح صحیح مسلم میں اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں - فیہ دلیل علی انہ لا یصلی بعد الاقامۃ نافلۃ وان کان یدرک الصلوٰۃ مع الامام ورد علی من قال ان علم انہ یدرک الرکعۃ الاولی او الثانیۃ یصلی النافلۃ اس میں اس امر کی دلیل ہے کہ اقامت کے بعد کوئی نفلی نماز نہ پڑھی جاوے - اگرچہ وہ نفل پڑھکر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو سکے اور اُس شخص کا رد ہے جس نے یہ کہا ہے کہ اگر جانتا ہے کہ پہلی رکعت یا دوسری رکعت پائیگا - تو سنتیں پڑھ لے - اس حدیث سے آپ کے اس قول کی بھی (کہ اگر ایک رکعت کے ملجانے کی بھی امید ہو تو سنتیں پڑھکر جماعت سے ملے) پوری تردید ہو گئی -

اور آپکے اس قول کی بھی تردید ہوتی ہے - کہ جماعت کے ہوتے ہوئے

ahmadimuslim.de

مسجد میں گوشہ میں سنتیں پڑھ لے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ اس شخص نے نماز مسجد کی ایک جانب میں پڑھی تھی جماعت کے پاس اور اسی صف میں بھی نہیں پڑھی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر انکار کیا۔

وقال البیہقی فی المعرفۃ بعد روایۃ حدیث عبد اللہ بن سرجس الذی رواہ مسلم فی الصحیح عن زہیر ابن حرب عن مروان بن معاویۃ ورواہ عبد الواحد بن زیاد عن عاصم وقال یصلی رکعتین قبل ان یصل الی الصف وھذا یرد قول من زعم انہ انما انکرہ لایصالہ بالصفوف فی حالۃ اشتغالہ بالرکعتین او لانہ لم یجعل بین النفل والفرض فصلا بتقدم او بتکلم لان ھذا قد اخبر انہ صلاھما فی جانب المسجد قبل ان یصل الی الصف ثم دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بیہقی نے معرفۃ میں حدیث عبد اللہ بن سرجس کی روایت کے بعد جسکو مسلم نے روایت کیا کہا کہ مسلم نے اپنی صحیح میں زہیر ابن حرب اس نے مروان بن معاویہ نے اور عبد الواحد بن زیاد نے عاصم سے روایت کیا۔ اور کہا اس شخص نے دو رکعت صف میں ملنے سے پہلے ادا کی تھیں۔ اور اس میں صریح رد ہے۔ اس شخص کا جسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اس لئے تھا کہ وہ شخص صف کیساتھ سنتیں ادا کر رہا تھا۔ اور اس نے نفل اور فرض کے درمیان تقدم اور تکلم سے فرق نہیں کیا۔ کیونکہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے جانب مسجد میں صف سے الگ سنتیں پڑھی تھیں۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں شامل ہوا اور اسپر آنحضرت نے انکار کر دیا۔

وقال الخطابی فی معالم السنن شرح سنن ابی داؤد فی ھذا دلیل علی انہ اذا صادف الامام فی الفریضۃ لم یشتغل برکعتی الفجر ویترکھما الی ان یقضیھما بعد الصلوۃ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ایتھما صلوتک مسئلۃ انکار یرید بذالک تبکیتہ علی فعلہ وفیہ دلالۃ علی انہ لا یجوز لہ ان یفعل ذالک وان کان الوقت یتسع الفراغ منھا قبل خروج الامام من صلوتہ لان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ام بصلوتک معنا یدل علی انہ ادرک الصلوۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد فراغہ من الرکعتین یعنی خطابی نے معالم السنن شرح سنن ابو داؤد میں کہا کہ اس حدیث میں اثبات کی دلیل ہے کہ جب امام فرضوں کی جماعت میں شامل ہو جاوے تو فجر کی سنتیں نہ پڑھے اور انکو چھوڑ دے اور بعد نماز کے ادا کرے اور آنحضرت کے ایتھما صلوتک فرمانے سے مراد استفہام انکاری ہے اور اس سے سنتیں پڑھنے والے پر زجر کرنا مراد ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ امام کی نماز سے فارغ ہونے سے پہلے سنتیں پڑھکر نماز میں ملجانیکا وقت بھی ہو تو بھی وہ سنتیں نہ پڑھے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ام بصلوتک معنا دلالت کرتا ہے کہ وہ شخص دو رکعت سنت سے فارغ ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماعت میں ملگیا تھا۔ اور اس کو آپنے اس امر پر زجر فرمائی وقال ابن عبد البر کل ھذا انکار فیہ لذالک الفعل فلا یجوز لاحد ان یصلی فی المسجد شیئا من النوافل اذا اقیمت المکتوبۃ کذا فی شرح الموطا للزرقانی یعنی ابن عبد البر نے کہا کہ ان سب حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے والے پر انکار فرمایا ہے پس کسی کے لئے جائز نہیں کہ جب اقامت نماز فرض ہو جائے تو مسجد میں کوئی نوافل وسنتیں پڑھے زرقانی شرح موطا میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اخرج البخاری عن حفص ابن عاصم عن عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل وقد اقیمت الصلوۃ یصلی رکعتین. فی روایۃ لہ رای رجلا وقد اقیمت الصلوۃ یصلی رکعتین فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاث بہ الناس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح اربعا الصبح اربعا یعنی بخاری میں ابن بحینہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت ایک شخص پر گذرے کہ وہ اقامت نماز ہونے کے بعد دو رکعت سنتیں پڑھ رہا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضور نے ایک شخص کو دیکھا کہ اقامت ہو چکنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ رہا ہے۔ جب آنحضرت نماز سے فارغ ہوئے لوگ اس شخص کے گرد ہو گئے پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھیگا۔

(باقی آئندہ)

السلام علیکم :- سلام کے متعلق مسائل اور اسلامی سلام کی فضیلت۔ قیمت ۱/
ہدایت الزوجین :- خاوند بیوی کے حقوق۔ قیمت ۱/
اہلحدیث کا مذہب :- فرقہ اہلحدیث (موحدین) کے متعلق کہ وہ کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن سے انکار کرتے ہیں۔ قیمت ۲/
مینیجر مطبع اہلحدیث سے طلب کرو۔

ahmadimuslim.de

ناظرین مطلع رہیں

چونکہ مولویصاحب ریاست مالیر کوٹلہ اور بنارس کے سفر کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے اُنکی بار بجائے **فتوی** کے اس صفحہ پر بھی خبریں درج کیجاتی ہیں۔ مستفتی مطلع رہیں کہ مولویصاحب ہفتہ عشرہ تک واپس امرتسر تشریف لے آوینگے۔ داقم کاتب اہلحدیث

انتخاب الاخبار

قبول اسلام۔ ۱۲ شوال کو بوقت عصر ایک ہندو مسمی رام دیال ولد چرنجی لال قوم کایستھ عمر ۲۵ سال ساکن و زمیندار موضع ہنگول ضلع رائے بریلی حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب نگرام ضلع لکھنؤ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا اسلامی نام غلام مولےٰ رکھا گیا۔ اللہم زد فزد

دعائے فتح و نصرت امیر المؤمنین سلطان عبد الحمید خاں غازی خلد اللہ ملکہٗ } جو مدراس میں عام طور پر شائع کی گئی اور مساجد میں مانگی گئی تھی:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اللہم لک الحمد کلہ لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل لمن ھدیت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللہم ابسط علینا من برکاتک ورحمتک وفضلک ورزقک اللہم قاتل الکفرۃ الذین یکذبون رسلک ویصدون عن سبیلک واجعل علیہم رجزک و عذابک الٰہ الحق آمین۔ اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وسریع الحساب وھازم الاحزاب اھزمہم وزلزلہم وانصرنا علیہم اللہم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم اللہم استرعوراتنا وآمن روعاتنا اللہم بسطوۃ جبروت قہرک وبسرعۃ اغاثۃ نصرک وبغیرتک لانتہاک حرماتک لحمایتک لمن احتمی بآیاتک نسألک یا اللہ یا سمیع یا قریب یا مستجیب یا قہار یا شدید البطش یا جبار یا من لا یعجزہ قہر الجبابرۃ ولا یعظم علیہ ھلاک المتمردۃ من الملوک الاکاسرۃ نسألک اللہم ان تجعل من کادنا فی نحرہ ومکرہ من مکرنا عائدا علیہ وحفرۃ من حفرلنا واقعا فیہا ومن نصب لنا شبکۃ الخداع اجعلہ یا سیدی مساقا الیہا ومصادا فیہا واسیرا لدیہا اللہم بحق کھیعص اکفنا شر العدی ولقہم الردی واجعلہم لکل حبیب فدی وسلط اللہم علیہم عاجل النقم فی الیوم والغد اللہم بدد شملہم اللہم فرق جمعہم اللہم قلل عددہم وفلل حدہم اللہم اجعل دائرۃ السوء علیہم اللہم ارسل العذاب الیہم اللہم مزقہم کل ممزق مزقتہ اعدائک انتصارا لانبیائک ورسلک واولیائک۔ اللہم انصر سلطاننا خلیفۃ المسلمین وامیر المؤمنین خادم الحرمین الشریفین عبد الحمید خان الغازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وبارک فی عمرہ ودولتہ آمین وصل علی سید المرسلین حبیبک وسیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

معزز ہمعصر سول ملٹری گزٹ لاہور سترہویں قسط کی روانگی بالفاظ ذیل ایڈیٹوریل نوٹ تحریر کرتا ہے ”ایڈیٹر وطن نے ۲۲۸۰ روپیہ کی سترہویں قسط قسطنطنیہ کو روانہ کی ہے۔ وہ ابتک کل ۲۴۰۳۰ روپیہ بھیج چکا ہے اس قسط کا بڑا حصہ ہنگو کے آفریدیوں اور مسلمانان جالندھر و دہلی نے دیا۔ فورٹ لوکہارٹ کی فوج کے مسلمان بھی اپنے کمان افسر کی اجازت سے حجاز ریلوی کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں جبکہ مقدونیہ نے افغانوں کو بھی جو پہلے لاپرواہ تھے توجہ دلادی ہے اور اب وہ فیاضی و سرگرمی کے ساتھ اس مقدس ریل کے لئے چندہ فراہم کر رہے ہیں۔ بقول ترکی اخبارات آخر نومبر تک ایک کروڑ ۵۵ لاکھ روپیہ حجاز ریلوے فنڈ کو چندہ سے ملا ہے۔ درحالانکہ ۲۴ اکتوبر کو عام آمد و رفت کیلئے کھل گئی ہے آخر اگست تک حجاز ریلوی اور اسکی شاخوں پر تقریبًا ۱ کروڑ پیا عثمانیہ پاسترویا خرچ ہوگیا اور ۲ کروڑ ۴۳ لاکھ پیاستر اس فنڈ کے حساب میں عثمانیہ بنک میں جمع تھے۔ پہلے ۲ سو کیلومیٹر (کیلومیٹر ⅝ میل) پر ۸۸ ہزار روپیہ یا ۴۰ ہزار روپیہ فی میل کے حساب سے خرچ ہوا۔ ہندوستان میں فی میل ایک لاکھ روپیہ خرچ کی اوسط پڑتی ہے۔ آگے چونکہ علاقہ صاف ہے اسلئے خرچ اور بھی کم ہوگا حجاز ریلوے باغلب وجوہ چھ ماہ تک مدینہ منورہ پہونچ جاویگی اسوقت لائن پر تیس انجن کام کر رہے ہیں“

پچھلے ہفتہ شمالی اور وسطی پنجاب میں اچھی بارش ہوگئی۔ بادل اکثر اوقات گھرے رہتے

ahmadimuslim.de

آریوں اور سکھوں کا جنگ و جدال

۳۰ دسمبر کو ۸ بجے رات کو امرتسر کٹڑہ سفید میں آریوں اور سکھوں کی انکھ گرنتھ جی پر بحث تھی اور وید کا پاٹ سکھ بھی اور اسی سے منش کتی پاتا ہے مباحثہ شروع ہوا تو پہلے ایک سکھ سردار نے اس منتر کا ترجمہ باقاعدہ گرو گرنتھ صاحب کیا۔ مگر آریہ دھرم کب مانتا ہے انکے ہاتھ میں تو سوامی دیانند ایک ایسی نفاق کی تلوار دے گئے ہیں کہ اسکے روبرو کسی کو بھی سچا نہیں جانتے۔ بعد ازاں بھائی گنڈہ سنگھ نے دوبارہ باقاعدہ ترجمہ کیا۔ تو اب آگے چلکر جواب ندارد پریذیڈنٹ صاحب پھر تو تو میں میں پر آگئے۔ اور لغو باتیں —

چو حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

یک بیک آریوں کے گروہ سے شور و غوغا اٹھا اور نوبت مار پیٹ شروع ہوئی۔ افسوس! کہ اس قوم نے اسلام سے بگاڑ کر کے منہ کی کھائی۔ پنڈت جگت پرشاد کو ایک ہزار روپیہ انعام وید حفظ سنا دینے پر دیا۔ مگر اسلام کو بھی چیلنج نہ دیا ورنہ ایک بچہ بھی مسلمانوں کا کلام اللہ حفظ سنا دیتا۔ اب ہم آریہ دھرم کو دو ہزار روپیہ انعام دیتے ہیں اگر چاروں وید معہ منش سمرتی حفظ سنا دیں۔ آئندہ پرچہ میں میرا مضمون ہوگا "سوامی دیانند کا چولا اتار دو"!

راقم محمد عبداللہ واعظ اسلام ریاست کوٹہ حال وارد امرتسر

شہر لنڈن نے اپنی طرف سے لارڈ کرزن کو پارلیمنٹ کا ممبر مقرر کرنا چاہا تھا لیکن انہوں نے اس بنا پر کہ میری تقرر سے اختلاف پڑیگا۔ معذرت چاہی +

مارکوئیس ایٹو جاپان کی طرف سے کوریا میں رزیڈنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں +

قسطنطنیہ میں ایک شخص مسمی ژوری ساکن بلجیم اور اور پندرہ ارمنی لوگوں پر اس جرم میں مقدمہ قائم ہوا کہ انہوں نے ۲۱ جولائی گذشتہ کو حضرت سلطان المعظم کو ہلاک کر ڈالنے کی نیت سے بم کا گولہ چلایا تھا اور ۱۶ اور ارمنی لوگ اس جرم میں زیر تحقیقات ہیں کہ انکے پاس بھک سے اڑ جانے والے آتشی مادہ کا بہت سا سامان نکلا ہے۔ ژوری کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے۔ اس نے اپنے جرم کا صاف صاف اقرار کیا اور کہا کہ میں نے اس سازش میں بدل و جان مدد دی ہے۔ ہم لوگوں کا خیال ہے کہ سلطنت ترکی میں نئے بادشاہ کی ضرورت ہے اور ارمنی لوگوں کی بہتری بھی موجودہ سلطان کے مرجانے پر ہے +

ایک انگریزی سیاح کا جو ابھی مقدونیہ سے چلا آتا ہے بیان ہے کہ مقدونیہ کے عیسائی ترکوں سے ذرا بھی نفرت نہیں کرتے۔ البتہ ایک فریق کے عیسائی دوسرے فریق کو نہیں دیکھ سکتے اور یہی چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کو کچا کھا جائیں۔ (اہلحدیث۔ بالکل سچ ہے تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتّٰی کے یہی معنے ہیں) +

ہمعصر سناتن دھرم گزٹ لاہور بھی عجیب سادہ لوحی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ سکھر کے آریہ اخبار کے کہنے پر یہ بھی مریدوں کی طرح مان گیا کہ ہال سندھ میں قبول اسلام کے واقعات مسلمانوں ہی کی زیادتی پر مبنی ہیں +

سلطان المعظم نے منیر پاشا کی ماتحتی میں ملک یمن کو ایک کمیشن بھیجنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ جو تمام ملک کا دورہ کر کے ہر ایک مقام پر ہونیوالی اصلاحات کی ضرورت پر رپورٹ مرتب کریگی۔ تاکہ انتظام کی ضروری کمی پوری کر کے آئندہ بدنظمی کا خطرہ ہی مٹا دیا جاوے۔ منیر پاشا پیرس میں دولت علیہ کے عہدہ سفارت پر ممتاز اور نہایت قابل مدبر ہیں۔ انکی تحقیقات میں بہت کچھ فائدہ کی باتیں عیاں ہونگی +

اللواء لکھتا ہے کہ اسکے پاس ایک غیرتمند مصری مسلمان مقیم لنڈن کی تحریر آئی ہے جس میں درج ہے کہ شہر لنڈن میں جس قدر مسلمان موجود ہیں سب نے فراہم ہو کر معاملات مقدونیہ پر بحث کی اور یہ تجویز پاس ہوئی کہ ہر ایک یورپین حکومت اور اخبار کو اس معاملہ سے آگاہ کیا جائے کہ تمام دنیا کے مسلمان یورپ کے اس برتاؤ سے سخت ناراض ہیں جو وہ خلافت اسلامی سے کر رہے ہیں۔ اور اس وقت تمام یورپ کو بتا دینا چاہیئے کہ مسلمان ایک زندہ قوم ہیں۔

اللواء ایک یورپین اخبار کی سند پر تحریر کرتا ہے کہ خود شاہ اٹلی نے دول یورپ اور سلطان کے مابین پڑکر جھگڑا چکا دیا +

اللواء لکھتا ہے کہ گو دول یورپ کی یادداشت میں صرف اسقدر ترمیم مان گئی ہے کہ مالی کمیشن میں ایک ترکی قائمقام بھی شامل رکھا جائیگا۔ اور اسکی تجویزیں باب عالی کی منظوری سے نافذ ہونگی لیکن بغور دیکھنے سے پتا چل سکتا ہے کہ دول نے کیا چاہا تھا اور کیا ہوا۔ اب دراصل یہ کمیشن باب عالی کے زیر اثر رہیگا۔ اور پہلی صورت یہ تھی کہ باب عالی مقدونیہ سے بیدخل ہو جائے +

مصر اور انگلستان کے مابین آنے جانیوالے خطوط کا محصول ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء سے ایک آنہ (ملینی) کر دیا گیا۔ اور مصری حکومت اسبات کی اطلاع دیتا ہے کہ دیگر ممالک کی گورنمنٹیں بھی ایسی معاملہ پر رضامند ہوں تو وہ انکی ڈاک میں بھی تخفیف کر دیگی۔

ahmadimuslim.de

حکیم محمد سرور خان صاحب مالک دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کی ادویات

برقی سٹک اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے میں نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے کہ اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ اس سے قریباً دو ہزار بیمار صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت صرف سے تین روپیہ

مومیائی یہ افغانستان کے پہاڑوں کے پتھروں کا جوہر ہے جو مارچ اور اپریل کے مہینے میں خود بخود نکلتا ہے۔ یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور جریان۔ دماغی و بدنی کمزوری اور درد کمر کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دوائی کھلا دینے سے درد کو فوراً دور کر دیتی ہے۔ ہزاروں آدمیوں پر یہ دوائی تجربہ ہو گئی ہے۔ قیمت فی چھٹانک جو قریباً ۴ ماہ کیلئے کافی ہے صرف عہ

سرمہ مقوی البصر آنکھوں کو تراوت بخشتا ہے۔ خارش۔ دھند۔ پانی بہنا وغیرہ امراض کو زائل کرکے نظر کو تقویت دیتا ہے۔

قیمت فی تولہ صرف عہ

فاسفرس کمپونڈ پلز یہ گولیاں ولایت کے شاہی خاندان کے دوا ساز کی تیار کردہ ہیں۔ انہیں فاسفورس۔ ڈوامیانہ۔ کوکا۔ فولاد۔ سونا وغیرہ تمام مقوی اور بیش بہا اجزا موجود ہیں۔ سرعت۔ جریان۔ نامردی کو دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں عہ

جوہر دافعہ آتشک تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔
قیمت صرف عا

کشتہ فولاد قیمت فی تولہ عا۔ **کشتہ قلعی** قیمت فی تولہ عہ

دائم قبض کی دوائی۔ قیمت ۲۰ گولیاں ع

تلی کی مجرب دوائی قیمت عہ

مستورات کا حیض جاری کرنیکی مجرب دوا۔ قیمت ۲۰ خوراک عہ

پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ ارسال ہوگا

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار +

المشتہر منشی علم الدین منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ۔ امرتسر۔

مجرب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری و آتشہ یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی مبہی مصفی خون۔ مدر ہاضمہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت دینے کے سوا مسمن بدن و مفرح القلوب بھی ہے مگر اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عا تین بوتل صہ تین روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو بحساب عہ فی بوتل

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بے جا اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے وہ اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے۔ اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (محبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی عہ

جواہر ہاضمہ اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہوگے قیمت فی شیشی ۱۰ (دانہ عہ)

لائف پلز محبوب حیات اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین ہفتہ کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ خوراک میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں (عہ)

جوہر مصفی خون فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ پھنسی۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض سے نجات ملتی ہے۔ قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں عا

سرمہ عزیزی اسکی ایک سلائی ابتدائی آشوب چشم سے پیپ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ میری کا خاص سرمہ (صہ)

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) در مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا